

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثنائی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

دفتر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع
قریشی آرٹ پریس

کتابت
سید محمد رضا زیدی

ہدیہ
۲۰۰ روپے

سال اشاعت
مارچ ۲۰۰۲ء

نَحْمَدُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَنُثْنِيكَ بِمَا لَكَ مِنْ عِزِّ الْمَلَكُوتِ
وَبِأَمْرِ الْوَحْيِ الْكَرِيمِ

کتاب الحج

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

- ۱- حجّت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
- ۲- طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
- ۳- رسول و نبی و محدث کا فرق۔
- ۴- بغیر وجود امام مفلوک پر حجّت خدا قائم نہیں ہوتی۔
- ۵- زمین کسی وقت حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
- ۶- اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجّت خدا ہوگا۔
- ۷- معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
- ۸- اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
- ۹- آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
- ۱۰- آئمہ علیہم السلام ہادی قلیق ہیں۔
- ۱۱- آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانہ علم الہی ہیں۔
- ۱۲- آئمہ خلفاء اللہ میں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
- ۱۳- آئمہ نور خدا ہیں۔
- ۱۴- آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
- ۱۵- فضیلت امام اور اس کی صفات۔
- ۱۶- آئمہ علیہم السلام ولایۃ امر ہیں اور وہ محسوس خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۷- آئمہ علیہم السلام وہ علامات الہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۸- وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۹- آئمہ علیہم السلام۔
- ۲۰- اللہ و رسول نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
- ۲۱- وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۲- خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۳- راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
- ۲۴- جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پڑا ہے آئمہ ہیں۔
- ۲۵- جن کا خدا نے اصطفایا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
- ۲۶- کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اول جو خدا کی طرف بلائے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلائے ہیں۔
- ۲۷- جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۸- متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
- ۲۹- نبی اور آئمہ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

- ۳۱/۳- آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
- ۳۲- آئمہ وارثان علم ہیں۔
- ۳۳- آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء جو آنحضرت سے پہلے ہوئے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
- ۳۴- آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
- ۳۵- پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور پورے قرآن کے عالم ہیں۔
- ۳۶- آئمہ اسمائے اعظم الہیہ ہیں۔
- ۳۷- آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
- ۳۸- آئمہ رسول کے سلاح و منتدے کے مالک ہیں۔
- ۳۹- رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
- ۴۰- ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہ
- ۴۱- انا انزلنا فی لیلة القدر کی تفسیر۔
- ۴۲- آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
- ۴۳- آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
- ۴۴- آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاء و مرسلین سے رہا ہے۔
- ۴۵- ذکر غیب اور آئمہ۔
- ۴۶- آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
- ۴۷- آئمہ جانتے ہیں کب مرے گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
- ۴۸- آئمہ علم ماکان و یون کو جانتے ہیں اور ان پر
- ۴۹- کوئی شے مخفی نہیں۔
- ۵۰- خدائے جو عالم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرت کو حکم دیا کہ امیر المؤمنین کو تعلیم دیں اور حضرت علی شریک اہل رسالت تھے۔
- ۵۱- جہات علوم آئمہ علیہم السلام
- ۵۲- آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپا یا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
- ۵۳- امر دین کو تفویض رسول اور آئمہ کو۔
- ۵۴- آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔
- ۵۵- آئمہ محدث و مفہم ہیں
- ۵۶- ارواح آئمہ کا ذکر۔
- ۵۷- اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
- ۵۸- امام کے جلنے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
- ۵۹- آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
- ۶۰- امام اپنے بعد والے امام کو پہنچا تھے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ ما مران تو دو الاما نات الی الہیاء۔
- ۶۱- امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
- ۶۲- آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الہی کے خلاف اور جو حکم خدایے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
- ۶۳- وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

- ۶۳- اثبات امامت اعتقاد ہیں۔
- ۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔
- ۶۵- نص امامت حسن بن علیؑ۔
- ۶۶- نص بر امامت حسین بن علیؑ۔
- ۶۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ۔
- ۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ۔
- ۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ۔
- ۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ۔
- ۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ۔
- ۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۳- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ۔
- ۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام۔
- ۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجت کو دیکھا تھا۔
- ۷۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہی۔
- ۷۸- حال غیبت۔
- ۷۹- مسئلہ غیبت۔
- ۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
- ۸۱- کراہیت توقیت۔
- ۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
- ۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخير مضر ہیں۔
- ۸۴- نابل کا دعویٰ امامت۔
- ۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفت امام عبادت کی۔
- ۸۶- اس کا بیان جو بے معرفت امام مرگیا۔
- ۸۷- حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والے۔
- ۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
- ۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
- ۹۰- حالات آئمہ علیہم السلام۔
- ۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
- ۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت۔
- ۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
- ۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین۔
- ۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
- ۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
- ۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
- ۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
- ۹۹- علم کی سیرانی خانہ آلہ محمد سے ہوتی ہے۔
- ۱۰۰- امر حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
- ۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
- ۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
- ۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
- ۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
- ۱۰۵- سیرت امامؑ۔
- ۱۰۶- نوادر۔
- ۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
- ۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
- ۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ۔

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب ۱۵)

نادر جامع فی فضل الإمام و صفاته

۱- أَبُو نَجِيحٍ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ فَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنَا فَأَذَارُوا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمَنِي خَوْضَ النَّاسِ فِيهِ، فَتَبَسَّمتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ [بْنِ مُسْلِمٍ] جَهْلُ الْقَوْمِ وَخُدَعُوا عَنْ آرَائِهِمْ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ ﷺ حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ بَيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَيِّنٍ فِيهِ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَالْحُدُودُ وَالْأَحْكَامُ وَ جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلًا، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا قَرَأْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ» وَأَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ آخِرُ عُمْرِهِ ﷺ: «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا» وَ أَمَرَ الْإِمَامَةَ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَلَمْ يَمُضِ ﷺ حَتَّى بَيَّنَّ لَأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَمًا وَ إِمَامًا وَ مَا تَرَكَ [لَهُمْ] شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَّهُ، فَمَنْ رَعَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُورُ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ؟، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلٌ قَدْرًا وَ أَعْظَمُ شَأْنًا وَ أَعْلَى مَكَانًا وَ أَمْنَعُ جَانِبًا وَ أَبْعَدُ غَوْرًا مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِمَقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ أَوْ يَقْبِضُوا إِمَامًا بِاخْتِيَارِهِمْ، إِنَّ الْإِمَامَةَ حَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بَعْدَ النَّبِيِّ وَالْحَلْقَ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَفَ فِيهَا وَأَشَادَ بِهَا ذِكْرُهُ فَقَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا» فَقَالَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُرُورًا بِهَا: «وَمِنْ دَرَجَتِي» قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا» نَدِي الظَّالِمِينَ

فَأَبْطَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَصَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ جَعَلَهَا فِي دُرِّيَّتِهِ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَالطَّهَارَةِ فَقَالَ: «وَوَهَبْنَاهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ» وَجَعَلْنَاهُمْ أئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ فَلَمْ تَزَلْ فِي دُرِّيَّتِهِ يَرُثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى وَرَّثَهَا اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ جَلَّ وَتَعَالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةٌ فَقَلَدَهَا ﷺ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى رَسْمِ مَا قَرَضَ اللَّهُ، فَصَارَتْ فِي دُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءُ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ، يَقُولُهُ تَعَالَى: «وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ» فِيهِ فِي وَلَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَالُ؟ إِنَّ الْأَئِمَّةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِثْرُ الْأَوْصِيَاءِ، إِنَّ الْأَئِمَّةَ خِلَافَةُ اللَّهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَرِثَةُ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

إِنَّ الْأَئِمَّةَ زِمَامُ الدِّينِ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَصَلَاحُ الدُّنْيَا وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْأَئِمَّةَ أَسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَفَرْعُهُ السَّامِي، بِالْأَئِمَّةِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ وَتَوْفِيرُ النَّفْيِ وَالصَّدَقَاتِ وَإِمَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرَافِ، الْأَئِمَّةُ يُحِلُّ حَلَالَ اللَّهِ وَيُحَرِّمُ حَرَامَ اللَّهِ وَيُقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيَذُبُّ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَيَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ.

الْأَئِمَّةُ كَالشَّمْسِ الظَّالِمَةِ الْمُجَلَّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَهِيَ فِي الْأَفْقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارُ، الْأَئِمَّةُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسِّرَاجُ الرَّاهِرُ وَالنُّورُ السَّاطِعُ، وَالنَّجْمُ الْهَادِي فِي غِيَابِ الدُّخَى وَأَجْوَادُ الْبُلْدَانِ وَالْفِقَارِ وَلُجَجُ الْبَحَارِ، الْأَئِمَّةُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالذَّالُّ عَلَى الْهَدْيِ وَالْمُنْجِي مِنَ الرَّدَى، الْأَئِمَّةُ النَّارُ عَلَى الْبِقَاعِ، الْعَادُّ لِمَنْ اضْطَلَّ بِهِ وَالذَّالُّ لِمَنْ فِي الْمَهَالِكِ، مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ.

الْأَئِمَّةُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَالْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَالشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَالسَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَالْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَالْبَيْتُ الْغَرِيبَةُ وَالْغَدِيرُ وَالرَّوْضَةُ، الْأَئِمَّةُ الْأَنْبَسُ الرَّافِقُ وَالْوَالِدُ الشَّفِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَالْأُمُّ الْبِرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَمَفْرَعُ الْعِبَادِ فِي السَّادَةِ النَّادِ (٦).

الإمام أمين الله في خلقه وحبسه على عباده وخليفته في بلاده والداعي إلى الله والذاك
 عن حرم الله، الإمام المطهر من الذنوب والمبرأ عن العيوب، المخصوص بالعلم،
 الموسوم بالحلم، نظام الدين وعز المسلمين وغيظ المنافقين وبوار الكافرين، الإمام واحد
 دهره لا يذانيه أحد ولا يعادله عالم ولا يوجد منه بدل ولا له مثل ولا نظير، مخصص بالفضل
 كله من غير طلب منه له ولا اكتساب؛ بل اختصاص من المفضل الوهاب فمن ذا الذي يبلغ
 معرفة الإمام أو يمكنه اختياره، هيئات هيئات، ضلت العقول وناهت الحلووم وخارت الأبواب
 وحسنت العيون^(١) وتفاغرت العظماء وتحيرت الحكماء وتفاصرت العلماء وحيرت
 الخطباء وجهت الألباء وكلت الشعراء وعجزت الأدباء وعصيت البلغاء عن وصف شأنه من
 شانه وفضيلة من فضائله وأقرت بالعجز والتقصير وكيف يوصف بكلمة أو ينعت بكلمة أو يصفهم شيء
 من أمره أو يوجد من يقوم مقامه ويغني عنه، لا، كيف وأنسى؟ وهو بحيث النجم من يد
 المناويل ووصف الواصفين فآين الاختيار من هذا وآين العقول عن هذا وآين يوجد مثل هذا؟
 أنظروا أن ذلك يوجد في غير آل الرسول صلى الله عليه وآله كذبهم والله أنفسهم ومذنبهم الأباطيل^(٢)
 فارتقوا مرتقا صعبا دحضا تراك عنه إلى الحضيض أقدامهم، راموا إقامة الإمام بعقول حائرة بائرة
 ناقصة وآراء مضلّة، فلم يزدادوا منه إلا بعدا، [قاتلهم الله أنسى يؤفكون] ولقد راموا صعبا وقالوا
 إفكاً وذلوا ضالاً بعيداً ووقعوا في الحيرة إذ تراكوا الإمام عن بصيرة ورين لهم الشيطان
 أعمالهم، فصدّهم عن السبيل وكانوا مستبصرين رغبوا عن اختيار الله واختيار رسول الله صلى الله عليه وآله
 وأهل بيته إلى اختيارهم والقرآن يناديهم: «وَرَبِّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» وقال عز وجل: «وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْمِنَةٍ إِذَا قَضَى
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ - الْآيَةُ» وقال: «مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ؟
 أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنْ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ أَمْ لَكُمْ آيَةٌ أَنْ عَلَيْنَا بِالْفَعْلِ إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ إِنْ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ سَلِّمُوا أَيْسَرُ بِذَلِكَ رَعِيمٌ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ
 كَانُوا صَادِقِينَ» وقال عز وجل: «أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا؟ أَمْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى
 قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ؟» أَمْ «قَالُوا سَمِعْنَاوَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ إِنْ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ إِلَيْكُمْ
 الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ» أَمْ «قَالُوا سَمِعْنَا

٨/٦٨

٣/٣٧

٣٤٧٧

١٤/٢٥

٩/٨٤

٨/٢٣

وَعَصِيَانَهُ بَلْ هُوَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْأِمَامِ ١٩
وَالْإِمَامِ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ وَدَاعٌ لَا يَنْكُلُ مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَالطَّهَارَةِ وَالنَّسْكِ وَالزَّهَادَةِ وَالْعِلْمِ
وَالْعِبَادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَنَسْلِ الْمَطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لَا مَغْمَرٌ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَلَا يَدَانِيَّةٌ
ذَوْ حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ فَرِيشٍ وَالذِّدْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ وَالرَّضَايَيْنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ،
شَرَفَ الْأَشْرَافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ، نَامِيَ الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلَعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ مَقْرُومٌ
الطَّاعَةِ، قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللَّهِ، حَافِظٌ لِدِينِ اللَّهِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِمْ يُوقِّعُهُمُ اللَّهُ وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكْمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرُهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا لِيُضِلَّ» فَكَيْفَ
تَحْكُمُونَ؟ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» وَقَوْلُهُ فِي
طَالُوتَ: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ» وَقَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا» وَقَالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ:
«أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ
آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا، وَإِنَّ الْعَبْدَ
إِذَا اخْتَارَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَأَوْدَعَ قَلْبَهُ بِنَايِجِ الْحِكْمَةِ وَالْهَمَةِ الْعِلْمِ
الْهَامَا فَلَمْ يَمَيَّ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَلَا يَجِبُ فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ، فَهُوَ مَغْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَقَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ
أَمِنَ مِنَ الْخَطَايَا وَالزَّلَلِ وَالْعِثَارِ، يَخُصَّهُ اللَّهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبَالِغَةُ] عَلَى عِبَادِهِ وَشَاهِدَهُ
عَلَى خَلْقِهِ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَهَلْ يَقْتَرِدُونَ عَلَى مِثْلِ هَذَا
فَيَخْتَارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتَارُهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيَقْدِرُ مَوْنُهُ؟ تَعَدَّوْا وَبَيَّنَّ اللَّهُ الْحَقَّ وَنَبَذُوا كِتَابَ اللَّهِ
وَرَأَوْا ظُهُورَهُمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ، وَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْهُدَى وَالشِّفَاءُ، فَتَبْنُوهُ وَاتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ،
فَتَمْتَرُوا اللَّهُ وَمَقْتَنَهُمْ وَاتَّبَعْتُمُ قِفَالَ جَلَّ وَتَعَالَى: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ: «فَتَعَسَى لَهُمْ وَاضِلٌ أَعْمَالُهُمْ» وَقَالَ: «كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُنْكَبِرٍ جِبَارًا» وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

٢/٩٣

٢/٣٥

٢/٩٩

٢/٢٤

٢/٥٧

٢/٥١

٢/٥٨

٢/٥٥

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔

بسیا کرتا ہے یہ لوگ۔ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفیٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس سورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث ادویاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسول کی جانشینی ہے اور مقام امیر المؤمنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔ امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مالِ غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری پوری محبت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور فیض بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگا تا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے صلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتانے والا۔

امام چشمہ آبِ شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں) اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جلتی ہے۔ اور ہلکوں میں صحیح راستہ بتانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد کرنے والا ابر ہے وہ آفتاب و رخشاں ہے وہ سایہ نکلن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ آبِ حیات ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے ہریان ساتھی ہے، شفیع باپ ہے اور سگ بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک مال اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریادرس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور علم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر کتاب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرقت نامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہو گئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں اداک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیقت ثابت ہوئے اور حکما رجحان ہو گئے اور ذی عقل فکر آگئے اور خطیب لوگ عاجز ہو گئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعرا تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان بلاغت عاجز آئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآئیکہ امام کا مرتبہ شریاستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقول کی رسائی کے بارہ میں کہاں ادا امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسول کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھران کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کن ہوائی ناقص عقول سے اور گمراہ کرنے والی راہیوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بکے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھند میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صمیم راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسول اور اہل بیت رسول سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شکر سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کو طے فرمادیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسول! تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرمائیے کیا یہ لوگ آیات قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سنا تا لیکن اگر وہ سختے تو اللہ بدتر و گروانی کر کے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس و طہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم و عبادت ہوتا ہے۔

وہائے رسول سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہ ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسول سے ہوتا ہے۔

اور رضی الہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشرف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ علم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔
 وہ سیاست الہیہ کا عالم ہوتا ہے
 اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔
 امر خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔
 خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔
 دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفّق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طاووت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طاووت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا اجلنے والا ہے اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و زریعت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملک عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشتے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا ابہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفّق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قناعت فرماتے ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خدا کے کہ انہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، دراصل لیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انہوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھ لیا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایت خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرمایا ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال امارت گئے اور فدا فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے
خدا نے ہر منکر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمد اور ان کی اولاد پر۔

۲- عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا خَالَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَصِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأُتَمَّةِ
الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مَنَاجِدِهِ وَفَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ بَنَائِجِ عَلَيْهِ، فَمَنْ
عَرَفَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدًا عليه السلام وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ خَلَاوَةِ إِيْمَانِهِ وَعِلْمَ فَضْلِ طَلَاوَةِ إِسْلَامِهِ
لَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَصَّبَ الْإِمَامَ عِلْمًا لِخَلْقِهِ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَغَالِمِهِ ^(۵) وَالْبَسَّ
اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَغَشَاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يُمَدُّ بِسَبِّ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَلَا يَنَالُ
مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِحُجَّةٍ أَسْبَابِهِ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ غَالِمٌ بِمَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَسِمَاتِ
الدُّجَى وَمُعَمَّيَاتِ السُّنَنِ وَمُشَبَّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِمْ وَلِإِ
الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذَلِكَ وَيَجْتَنِبُهُمْ، وَيَرْضَى بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَيَرْضَاهُمْ، كَلَّمَ
مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَّبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَامًا عِلْمًا بَيْنَنَا وَهَادِيًا نِيرَانًا وَإِمَامًا قِيمًا وَحُجَّةً عَالِمًا؛
أُتَمَّةً مِنَ اللَّهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِدَعْدِلُونَ، حُجَّجُ اللَّهِ وَدُعَاؤُهُ وَرُغَاؤُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهِ دِينَهُمْ
الْعِبَادُ وَتَسْتَهْلُ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَيَمُوتُ بِرُكْنِهِمُ الْقَلَادُ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَمَصَابِيحَ لِلظُّلَامِ
وَمَفَاتِيحَ لِلْكَوَالِمِ وَدَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتَوِمِهَا، فَلَا إِمَامَ هُوَ الْمُنْتَجَبُ
الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُنْتَجَبُ وَالْقَائِمُ الْمُرْتَجَى، اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَاصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذِّحْرِ حِينَ ذَرَاهُ
وَفِي الْبَرِّيَّةِ حِينَ بَرَاهُ ظَلًا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُورًا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ
اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَانْتَجَبَهُ لِطَهْرِهِ، بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عليه السلام وَخَيْرَةً مِنْ دَرِيَّةِ نُوْحٍ عليه السلام وَمُصْطَفَى مِنْ آلِ
إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَسُلَالَةٍ مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَصَفْوَةٍ مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ عليه السلام لَمْ يَزَلْ مَرْغَبًا بَيْنَ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلُوهُ
بِسِرِّهِ، مَطْرُودًا عَنْ حَبَائِلِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ مَدْفُوعًا عَنْهُ وَقُوبُ الْفَوَاسِقِ وَنُفُوتُ كُلِّ فَاسِقٍ،
مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبَرَّرًا مِنَ الْعَاهَاتِ؛ مَحْجُوبًا عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُونًا
عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفًا بِالْحِلْمِ وَالْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ، مَسْئُوبًا إِلَى الْعَفَافِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ عِنْدَ
انْتِهَائِهِ، مُسْتَدًا إِلَيْهِ أَمْرٌ وَالِدِهِ، صَامِنًا عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَى أَنْ
انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَبَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَى وَصَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَقَلَدَهُ دِينَهُ وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَفَيْسَمُهُ فِي بِلَادِهِ
وَأَيْدَهُ بِرُوحِهِ وَآتَاهُ عِلْمَهُ وَأَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَاسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَأَنْتَذَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَنْبَأَهُ فَضْلَ
بَيَانِ عِلْمِهِ وَنَصَبَهُ عِلْمًا لِخَلْقِهِ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقِسْمَ عَلَى عِبَادِهِ،
رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَامًا لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَاسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَاسْتَحْبَاهُ حِكْمَتَهُ وَاسْتَرْغَاهُ لِدِينِهِ (۲) وَ
انْتَذَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَحْبَاهُ مَنَاجِجَ سَهْلِهِ وَقَرَائِصِهِ وَحُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَهْلِ
وَتَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْبَلِغِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ،
عَلَى طَرِيقِ الْمَنْجَعِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالَمِ إِلَّا لَأَشْفَقِي
وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا لَأَغْوِي وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا لَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدیہ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی نفیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور محبت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج و تاجدار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہو تب ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک پہنچا ہوا ہے تاکہ وحی الہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں مائل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسین سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اقتبا کیا اور رافضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا بادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی محبتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے منو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا اور رسول ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنا یا جبکہ عالم ذریں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو ہمارے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور قدسیت نور سے ہے اور آل ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا علامہ ہے اور محمد کا جگر پار ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر رائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے حبیبوں سے بڑی رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اول عمر سے علم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی تفصیل سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے خدا سے اس وقت کام لیا جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑا لوگوں میں تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نبی پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبار طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہو گا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرات کرنے والا۔